بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

پاکستان کا سالانہ بجٹ یا ٹیکسوں اور مہنگائی کا عفریت

جون کے مہینے میں عموماً پاکستان میں سالانہ میزانیہ اور بجٹ پیش کیا جاتا ہے ۔ حسب معمول امسال بھی 1996-97 کا بجٹ بھی قوم کو دیا گیا ۔ بجٹ سے پہلے پوری قوم کبھی بھی اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوئی کہ مہنگائی کا عذاب اٹھایا جائے گا یا ارزانی اور اشیائے صرف کی فراوانی کا دور دورہ ہوگا ۔ اس لئے کہ ہمارا ملک آئی ایم ایف جیسے عالمی یہودی ادارہ کے آہنی شکنجہ میں ایسا گھرا ہوا اور کسا گیا ہے کہ اس مگرمچھ کے جبڑے سے اسکا نکلنا محال ہے اور آج پاکستان اس عالمی شاطرانہ بساط کا ایک بے بس مہرہ ہے ، جبکہ ہمارا حکمران طبقہ خواہ جو بھی ہو ، وہ اسکے اشارہ ابرو سے سرمو بھی اختلاف نہیں کرسکتا اور وہ اسکی تعمیل میں مجبور و مضطر اور لاچار ہے ۔ آنچہ استاذ ازل گفت ہماں میگویم

مملکت خداداد پاکستان اسلام اور لاالٰہ الااللہ کے مقدس نعرہ پر حاصل کیا گیا تھا لیکن ایک عظیم الشان قربانی کے بعد جب یہ ملک منصہ شہود پر نمودار ہوا تو حکمران طبقہ پاکستان کی نظریاتی اساس سے منحرف ہوگیا ۔ بعد میں یار لوگوں نے کہا کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کا یہ مقصد نہیں تھا کہ یہاں پر شریعت مطہرہ کا نفاذ ہوگا بلکہ ہم نے تو یہ ملک مسلمانوں کی اقتصادی اور معاشی زبوں حالی کو دور کرنے کے لئے حاصل کیا تاکہ مسلمان ہندو ساہوکاروں اور سود خواروں سے نجات حاصل کرسکیں لیکن افسوس آج پاکستان کی اقتصادی حالت اور معاشی زبوں حالی اقوام عالم پر آشکارا ہے ۔ پورا ملک کرپشن ، رشوت ، لوٹ کھسوٹ اور اقربا پروری کی لپیٹ میں ہے اور بعض افراد کا یہ کہنا کہ پاکستان عنقریب کرپشن میں عالمی

چمپئین بن جائے گا۔ بالکل بجا معلوم ہوتا ہے۔ یہ تمام تر خرابی اس نظام کی ہے جس میں روز بروز غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہوتا جارہا ہے۔ جب تک اس غیر منصفانہ طبقاتی نظام کو جڑ سے نہیں پھینکا جاتا، یہ مجبور اور مقہور عوام اس طرح ظلم کی چکی میں پستے جائیں گے۔

موجودہ بجٹ جو کہ پانچ کھرب بیس کروڑ روپے اور اس میں دو کھرب روپے کا خسارہ ہے جبکہ ٹیکسوں کے ذریعہ ۷۔۳ ارب روپے عوام سے وصول کئے جائیں گے اور اکثر ماہرین اس خدشہ کا اظہار کررہے ہیں کہ یہ حتمی بجٹ نہیں ہے بلکہ اس مالی سال کے دوران مزید منی بجٹ پیش کئے جائیں گے جس میں ۴ ارب روپے کے ٹیکس کی مزید قسطوں کی نوید بھی قوم سنے گی۔ یہی وجہ ہے کہ پوری قوم نے من حیث المجموع اس بجٹ کو مسترد کرتے ہوئے اسے قوم کے لئے قاتل بجٹ قرار دیا بلکہ عوام اس کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ بجٹ الفاظ کے گورکھ دھندوں، اعداد کی ہیرا پھیری اور زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ نہیں۔ جس میں غریب، مزدور، تنخواہ دار اور متوسط طبقہ بری طرح بےبس کردیا گیا ہے۔ غیر ضروری اور غیر پیداواری اشیاء کی طرف خصوصی توجہ دینے کا اندازہ اس اخباری اطلاع سے ملاحظہ ہو۔ بجٹ کے تفصیلی اعداد و شمار سے قطع نظر آئندہ مالی سال کے دوران وزیر اعظم سیکرٹریٹ کی تعمیر و مرمت کے لئے ۱۵۳ء۸ ملین سے زائد خرچ کئے جائیں گے۔ ۵۶ ملین کی رقم صرف پی ایم ہاؤس کے لئے مختص کی گئی ہے۔ وزیر اعظم سیکرٹریٹ کے جملہ اخراجات کے لئے ۹۳ء۳۷ ملین روپے رکھے گئے ہیں، جبکہ نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی جیسے ادارے کے لئے صرف ۲ ملین روپے مختص کئے گئے۔ ایوان صدر میں سوئمنگ پول کی تعمیر پر گزشتہ سال ۵ ملین روپے رکھے گئے تھے جس پر شدید عوامی رد عمل سامنے آیا تھا۔ امسال ایوان صدر کے سوئمنگ پول کے لئے مزید ۷ء۳ ملین روپے مختص کردیئے گئے، گویا سوئمنگ پول پر دو سال میں کل اخراجات ۱۲ء۳ ملین روپے ہوگئے۔

اس تناظر میں آکر دیکھا جائے تو اس سے ہمارے حکمران طبقہ کی ذہنیت او ترجیحات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے ۔ آج جو ٹیکسوں کی بھرمار ہے اسکا براہ راست اثر غریبوں، مزدوروں اور متوسط طبقہ پر پڑتا ہے جبکہ اربوں، کھربوں روپے بغی ڈکار لئے ہضم کرنے والے امراء، جاگیردار اور سرمایہ دار اپنے استحصالی منصوبوں پر بدستور عمل پیرا رہیں گے اور ان سے بازپرس کرنے والا کوئی نہیں ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے حکمران ایسا بجٹ عوام کو دیں جس سے نہ صرف قوم کی زبوں حالی آسودہ حالی میں بدل جائے بلکہ پیداواری اور صنعتی نظام مزید مستحکم ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ عوام کے ساتھ ساتھ ملک کی سرحدات کی حفاظت پر بھی کڑی نظر رکھی جائے کیونکہ جب تک ملک مضبوط نہ ہو، اسکی سرحدات اور بارڈر مستحکم نہ ہوں، عوام اور قوم بے معنی رہیں گے ۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہمارے پڑوس میں ہمارا ازلی دشمن بھارت ہمارے وجود تک کو برداشت نہیں کرسکتا اور اسلحہ کے ڈھیر اور انبار لگانے میں دیوانگی کی حد تک مصروف ہے ۔ ہمیں اس محاذ سے بالکل غافل نہیں ہونا چاہیئے ۔ بجائے اسکے کہ ہم پر تعیش اشیاء اور لہو لعب کے لئے خطیر رقومات مختص کردیں، اپنے دفاع اور مادر وطن کی ناموس و حفاظت کے لئے یہ رقوم اور روپے استعمال میں لائے جائیں ۔

اور قوم کے نام ہمارا یہ پیغام ہے کہ گرانی اور مہنگائی یہ اللہ کی طرف سے ایک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور گرفت سے بچنے کے لئے رجوع اور انابت الی اللہ ضروری ہے تاکہ وہ قادر مطلق ہماری حالت زار پر رحم فرمائے ۔

ان ارید الا الاصلاح مااستطعت وما توفیقی الا باللہ

(راشد الحق)